۳۲

وقت آگیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانیاں کریں جو بہت جلد نتیجہ خیز ہوں

(فرمودہ ۱۹-اکتوبر ۱۹۳۴ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

سب سے پہلے تو میں ان تمام مبلغین کو جو اس وقت قادیان میں موجود ہیں ہدایت دیتا ہوں کہ وہ نماز جمعہ کے معاً بعد تاکہ گاڑی نہ چھوٹ جائے، میری کوٹھی دارالحمد واقع محلّہ دارالانوار میں فوراً میرے پاس آئیں کیونکہ بعض ضروری کاموں کیلئے میں نے انہیں باہر بھجوانا ہے۔ یہ کام الیکشن کے متعلق ہے اور انہیں سرگودھا، جھنگ اور میانوالی کی طرف جانا ہوگا۔ ناظر دعوت و تبلیغ کو چاہیئے کہ وہ فوراً ان کے کرایہ وغیرہ کا انتظام گاڑی کے جانے سے پہلے کردیں تاکہ انہیں آج ہی روانہ کیا جاسکے۔

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ نے بعض مصالح کے ماتحت جن کو میں تو درست نہیں سمجھتا لیکن بہرحال حکام نے اپنے بعض مصالح کے ماتحت یہاں اعلان کیا اور ہم نے ان کی اس خواہش کے ساتھ تعاون کرنے کا وعدہ کرلیا ہے کہ ان پانچ ایام میں بلکہ شاید ستائیس تاریخ تک کوئی شخص قادیان میں ہاتھ میں سوٹی نہ رکھے۔ چنانچہ آپ لوگ دیکھتے ہیں کہ باوجود اس بات کے کہ ہماری خاندانی روایات یہی ہیں کہ ہم ہاتھ میں سوٹی رکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہم جب باہر نکلتے ہیں تو ہاتھ میں سوٹی رکھتے ہیں، قانون کے احترام میں مَیں آج بغیر سوٹی کے آیا

ہوں- اگر میں قانون کا احترام کررہا ہوں تو ہماری جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اس قانون کی پابندی کرے اور ہماری طرف سے جو وعدہ کیا گیا ہے اسے پورا کرے اور ان ایام میں کسی قسم کی کوئی سوٹی اپنے پاس نہ رکھے-

اس کے بعد مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سات یا آٹھ دن تک اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی اور توفیق بخشی تو میں ایک نہایت ہی اہم اعلان جماعت کیلئے کرنا چاہتا ہوں- چھ یا سات دن سے قبل میں وہ اعلان کرنا مناسب نہیں سمجھتا- اس اعلان کی ضرورت اور اس کی وجوہ بھی میں اُسی وقت بیان کروں گا لیکن اس سے پہلے میں آپ لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ احمدی کہلاتے ہیں' آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ آپ خداتعالیٰ کی چنیدہ جماعت ہیں' آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ آپ خداتعالیٰ کے مامور پر کامل یقین رکھتے ہیں' آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے آپ نے اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کررکھے ہیں اور آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ان تمام قربانیوں کے بدلے اللہ تعالیٰ سے آپ لوگوں نے جنت کا سودا کرلیا- یہ دعویٰ آپ لوگوں نے میرے ہاتھ پر دُہرایا بلکہ آپ میں سے ہزاروں انسانوں نے اس عہد کی ابتداء میرے ہاتھ پر کی ہے کیونکہ وہ میرے ہی زمانہ میں احمدی ہوئے- قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے باپ' تمہارے بیٹے' تمہاری بیویاں' تمہارے عزیزواقارب' تمہارے اموال اور تمہاری جائدادیں تمہیں خدا اور اس کے رسول سے زیادہ پیاری ہیں تو تمہارے ایمان کی کوئی حقیقت نہیں[1] - یہ ایک معمولی اعلان نہیں بلکہ اعلان جنگ ہوگا ہر اُس انسان کیلئے جو اپنے ایمان میں ذرہ بھر بھی کمزوری رکھتا ہے' یہ اعلان جنگ ہوگا ہر اس شخص کیلئے جس کے دل میں نفاق کی کوئی بھی رگ باقی ہے لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے تمام افراد اِلاَّ مَاشَاءَ اللّٰہُ سوائے چند لوگوں کے سب سچے مومن ہیں اور اس وعدے پر قائم ہیں جو انہوں نے بیعت کے وقت کیا اور اس وعدے کے مطابق جس قربانی کا بھی ان سے مطالبہ کیا جائے گا' اسے کرنے کیلئے ہروقت تیار رہیں گے- خطبہ جمعہ میں بولنا تو منع ہے لیکن اگر امام اجازت دے تو انسان بول سکتا ہے[2] - پس میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ اُس وعدے پر قائم ہیں جو آپ لوگوں نے میرے ہاتھ پر کیا؟ (چاروں طرف سے یقیناً ہم قائم ہیں اور لبیک کی آوازیں بلند ہوئیں) اس کے بعد مَیں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب آپ لوگ اپنی جانیں میرے ہاتھ پر فروخت کرچکے ہیں'

اپنے اموال میرے ہاتھ پر فروخت کرچکے ہیں' تو اب ہر ایک وہ مطالبہ جو شریعت کے اندر ہو میں آپ لوگوں سے کرسکتا ہوں اور ہر ایک مطالبہ جو میں شریعت کے اندر کروں اس کے متعلق جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کو پورا کرے اور اگر کوئی اس مطالبہ کو پورا نہیں کرتا تو وہ منافق ہے' احمدی نہیں۔

اس کے بعد سب سے پہلا مطالبہ جو میں آپ لوگوں سے کرتا ہوں اور جس کی آزمائش کے بعد میں دوسرا مطالبہ کروں گا' یہ ہے کہ یہاں ایک جلسہ ہونے والا ہے اس جلسہ کے متعلق مجھے یقینی طور پر اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ یہ لوگ کوئی شورش اور فساد برپا کرنا چاہتے ہیں۔ پس میرا پہلا مطالبہ یہ ہے کہ اگر واقعہ میں وہ اطلاعات درست ہیں جو مجھے موصول ہوئیں تو میں اپنی جماعت کے ہر شخص کو یہ حکم دیتا ہوں کہ خواہ وہ مارا اور پیٹا جائے' اپنا ہاتھ کسی پر مت اٹھائے اور اپنی زبان مت کھولے بلکہ اگر وہ قتل بھی کردیا جائے تو بھی اس کا حق نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ اٹھائے اور اس کا حق نہیں کہ وہ اپنی زبان ہلائے۔ اگر ایسی حالت میں کوئی بھائی پاس سے گزر رہا ہو تو میں اسے بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ ہرگز اس کی مدد نہ کرے ہاں فوٹو کیلئے کیمرے موجود ہونے چاہئیں جن لوگوں کے پاس یہاں کیمرے ہیں وہ اپنے کیمروں کو تیار کرلیں اور جو باہر سے منگواسکتے ہوں وہ باہر سے منگوالیں۔ جہاں کہیں وہ کوئی ایسی حرکت دیکھیں جس سے انہیں معلوم ہو کہ پولیس اور اس کے افسر اپنے فرائض کو ادا نہیں کررہے' تو ان کا فرض ہوگا کہ وہ اس حالت کا فوٹو اتار لیں۔ ہاتھ مت ہلائیں' زبان مت کھولیں بلکہ کیمرے تیار رکھیں اور جب دیکھیں کہ پولیس اور اس کے افسر اپنی ذمہ داری کو ادا نہیں کررہے یا احمدیوں پر ظلم و تعدی ہورہا ہے تو فوراً اس حالت کا فوٹو اتار کر اسے محفوظ کرلیں۔ پس اگر وہ روایات صحیح ہیں جو مجھے پہنچیں اور اگر ان لوگوں کا یہی ارادہ ہے کہ وہ فتنہ و فساد پیدا کریں تو اس اعلان کے بعد آپ لوگوں کی آزمائش ہوجائے گی اور پتہ لگ جائے گا کہ کہاں تک آپ لوگ دین کیلئے اپنی جانیں قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اس کے بعد دوسرا مطالبہ کروں گا اور دیکھوں گا کہ آپ کس حد تک اسے پورا کرتے ہیں مگر میں وہ مطالبہ احراری جلسہ کے ایام میں پیش کرنا نہیں چاہتا تاکہ اسے انتقامی رنگ پر محمول نہ کیا جاسکے اور تا وہ مطالبہ فتنہ کا کوئی اور دروازہ نہ کھول دے۔ اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ آپ لوگوں میں سے کتنے ہیں جو اس قربانی کیلئے تیار رہتے ہیں۔ جو قربانیاں اس وقت تک ہماری جماعت کی

طرف سے ہوئی ہیں وہ ان قربانیوں کے مقابلہ میں بہت ہی حقیر ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت نے کیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کیں یا رسول کریم ﷺ کے صحابہ نے کیں لیکن اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانی کریں جو بہت جلد نتیجہ خیز ہوکر ہمارے قدموں کو اس بلندی تک پہنچادے جس بلندی تک پہنچانے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں مبعوث ہوئے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں میں سے بعض کو دور دراز ملکوں میں بغیر ایک پیسہ لئے نکل جانے کا حکم دیا گیا تو آپ لوگ اس حکم کی تعمیل میں نکل کھڑے ہوں گے' اگر بعض لوگوں سے ان کے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس مطالبہ کو پورا کریں گے' اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پورے طور پر سلسلہ کے کاموں کیلئے وقف کردیا گیا تو وہ بغیر چُون و چرا کئے اس پر رضامند ہوجائیں گے اور جو شخص ان مطالبات کو پورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا بلکہ الگ کردیا جائے گا۔ ہمارے ذمہ ایک نہایت ہی زبردست فرض عائد ہوگیا ہے۔ حکومت نے ہمارے سلسلہ کی سخت ہتک کی ہے ایسی ہتک کہ جس وقت تک ہم اس کا ازالہ نہ کرلیں ہم صبر سے کام نہیں لے سکتے لیکن ہمارے ذرائع قانون کے اندر ہوں گے' ہمارے ذرائع محبت اور پیار کے ہوں گے۔ مجھے اس وقت ایک قصہ یاد آگیا۔ انگریزی تواریخ میں لکھا ہے کہ ایک انگریز افسر نے اپنی فوج کے ایک سپاہی کو گالی دی۔ وہ سپاہی گالی سن کر خاموش ہوگیا۔ کچھ دنوں کے بعد ایک جنگ کے موقع پر اس افسر پر حُکّامِ بالا کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ فلاں مورچہ تم فتح کرسکتے تھے مگر تم نے اسے فتح نہیں کیا۔ جواب دو کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ وہ افسر چونکہ جانتا تھا کہ اس مورچہ کو فتح کرنے میں بہت سی جانوں کو قربان کرنا پڑے گا اس لئے اس نے تمام سپاہیوں کو اکٹھا کیا اور کہا دیکھو سرکار کا حکم آیا ہے کہ فلاں مورچہ کو فتح کیا جائے۔ آپ لوگ محبِّ وطن ہیں آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ اس وقت حکومت کی مدد کریں گے اور چونکہ جانیں ضائع ہونے کا یقینی طور پر خطرہ ہے' اس لئے دس آدمی مجھے ایسے چاہئیں جو اپنی جانوں کو قربان کرنے کیلئے تیار ہوں۔ اس پر دس آدمی کھڑے ہوگئے اور انہوں نے اپنے نام لکھادیئے۔ پھر اس نے کہا کہ اب مجھے ایک اور آدمی چاہیئے جسے ان دس آدمیوں سے بھی زیادہ اہم کام سپرد کیا جائے گا اور وہ کام ان کی لیڈری کرنا ہے۔ اس کے متعلق ننانوے فیصدی بلکہ سَو فیصدی یہی احتمال ہے کہ وہ موت کے

منہ میں جارہا ہے۔ تم میں سے جو شخص اس قربانی کیلئے بھی تیار ہو وہ اپنے آپ کو پیش کرے۔ یہ سن کر وہی سپاہی جسے افسر نے گالی دی تھی، کھڑا ہوا اور اس نے اپنے آپ کو پیش کردیا۔ افسر نے اسے بھیجا اور جب وہ مورچہ کی طرف بڑھا تو چاروں طرف سے گولیاں برس رہی تھیں مگر خدا تعالیٰ کی قدرت کہ اس نے مورچہ کو فتح کرلیا اور اسے کوئی گولی نہ لگی۔ جب وہ صحیح سلامت کامیاب ہوکر واپس پہنچا تو افسر آگے بڑھا اور اس نے مصافحہ کرنا چاہا اس پر سپاہی نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا اور کہا میں نے یہ اس دن کی گالی کا بدلہ لیا ہے اور میں تجھے اس قابل نہیں سمجھتا کہ تجھ سے مصافحہ کروں۔ ہمارا بدلہ بھی اِنْشَاءَ اللّٰهُ ایسا ہی ہوگا۔ ہم انہیں بتادیں گے کہ جو الزام وہ ہم پر لگاتے ہیں وہ جھوٹا ہے، ہم انہیں بتادیں گے کہ ہم ملکِ معظّم کے ان لوگوں سے بہت زیادہ وفادار ہیں جو ہزاروں روپیہ تنخواہ لیتے ہیں، ہم انہیں بتادیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قیام امن کیلئے ہمیں تعلیم دی اس پر تمام دنیا سے ہم زیادہ کاربند ہیں، ہم یہ بدلہ لے کر انہیں شرمندہ کریں گے اور آنے والی نسلوں کی نگاہوں میں انہیں ذلیل کریں گے لیکن اس کے متعلق احکام مَیں بعد میں دوں گا اور ہر شخص کا فرض ہوگا کہ وہ ان احکام کی تعمیل کرے۔

ہم نے پچاس سال سے دنیا میں امن قائم کررکھا ہے، ہم نے لاکھوں روپیہ گورنمنٹ کی بہبودی کیلئے قربان کیا ہے اور کوئی شخص بتا نہیں سکتا کہ اس کے بدلہ میں ایک پیسہ بھی ہم نے گورنمنٹ سے کبھی لیا ہو۔ ہمارے پاس وہ کاغذات موجود ہیں جن میں گورنمنٹ نے ہمارے خاندان کی خدمات کا اعتراف کیا اور یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ اس خاندان کو وہی اعزاز دیا جائے گا جو اسے پہلے حاصل تھا۔ ہمارے پردادا کو ہفت ہزاری کا درجہ ملا ہوا تھا جو مغلیہ سلطنت میں صرف شہزادوں کو ملا کرتا تھا۔ پھر عضد الدولہ کا خطاب حاصل تھا یعنی حکومت مغلیہ کا بازو مگر ہم نے کبھی گورنمنٹ کے سامنے ان کاغذات کو پیش نہیں کیا اور نہ اپنی وفادارانہ خدمات میں کمی کی بلکہ ہرروز زیادتی کرتے چلے گئے۔ ہم نے کانگرس کا مقابلہ کیا، ہم نے احرار موومنٹ کا مقابلہ کیا اور اس مقابلہ میں لاکھوں روپیہ صرف کیا، جانیں قربان کیں، جنگ کے موقع پر اپنی جماعت کے بہترین آدمی پیش کئے۔ سر اوڈوائر، لارڈ چیمسفورڈ اور لارڈ اِرون، سر میلکم ہیلی، سر جعفرے، وی مانٹ مورنسی اور دوسرے اعلیٰ حکام کی تحریریں جن میں سے بعض ان کی دستخطی ہیں اور بعض ان کے نائبین کی ہیں میرے پاس موجود ہیں جن میں وہ

ہماری جماعت کی وفاداری اور انتہائی قربانی کا اعتراف کرتے ہیں مگر آج گورنمنٹ کے حکام ہمیں یہ سناتے ہیں کہ تم امن کو برباد کرنے والے ہو- ہم اس جھوٹ کو ثابت کرکے رہیں گے اور آئندہ بھی حسبِ موقع ایسے کام کرکے دکھائیں گے جن سے ثابت ہوگا کہ ہم ملکِ معظّم اور حکومت اور وطن کے ان ہزاروں روپیہ تنخواہ لینے والوں سے جو روپیہ لے کر کام کرتے ہیں اور پھر خطابوں کیلئے اپنی جھولی ملک معظم کی حکومت کے آگے پھیلائے رکھتے ہیں زیادہ خیرخواہ اور ان کیلئے زیادہ قربانی کرنے والے ہیں- ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مومن ہیں اور مومن ڈرا نہیں کرتا- ہم نے گورنمنٹ کی جو اطاعت کی ہے وہ اصول کے ماتحت کی ہے- ہمارا مذہب ہمیں یہی کہتا ہے کہ گورنمنٹ کے وفادار رہو- پس گورنمنٹ کے غصہ دلانے کے باوجود ہم اپنے اس عہد کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں اور ہم گورنمنٹ کو بتادیں گے کہ وہ ہم پر الزام لگانے میں دھوکا خوردہ ہے-

پس ان ایام کیلئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ کوئی شخص خواہ کس قدر شورش برپا کی جائے' اپنا ہاتھ مت اٹھائے اور نہ اپنی زبان ہلائے- یہاں چونکہ بعض منافق رہتے ہیں اس لئے ممکن ہے وہی کچھ شورش کردیں- پس میری ہدایت یہ ہے کہ اگر تمہارے باپ' سگے بھائی یا عزیز سے عزیز دوست کو بھی تمہارے سامنے مار پڑرہی ہو تو تمہارا یہ کام نہیں کہ تم ہاتھ اٹھاؤ اور اس کی مدد کرو بلکہ تم وہاں سے چلے آؤ اور سلسلہ کے افسران یا گورنمنٹ کے حکام کو اطلاع دو اور جیسا تم کو حکم دیا جائے ویسا کرو- اپنی مرضی سے کام نہ کرو اور اس وقت تک خاموش رہو جب تک کہ یہ جلسہ ختم نہیں ہوجاتا- یعنی اس وقت تک خودحفاظتی کے حق سے بھی دستبردار ہوجاؤ- اس کے بعد میں بتاؤں گا کہ گورنمنٹ کے قانون کا لحاظ رکھتے اور ملکِ معظّم کی وفادار رعایا ہوتے ہوئے کس طرح ہم ان ظالمانہ اور جھوٹے اعتراضات سے بچ سکتے ہیں جو آج ہم پر کئے گئے ہیں-

(الفضل ۲۳-اکتوبر ۱۹۳۴ء)

---

[1] التوبة: ۲۴

[2] بخاری کتاب الجمعة باب اذا رأی الامام رجلا جاء و ھو یخطب (الخ)